

سیدنا حضرت خلیفۃ اربع الثانی اطال بقایا

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا انوار احمد صاحب

ربوہ ۶ فروری بوقت ۹ بجے صبح

حصوں کی طبیعت کل نسبتاً بہتری - اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے جس معمول کل بھی حضور سیر کی غرض سے باغ میں تشریف لے گئے تھے

اجاب جماعت خاص لوحہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ ارحم الراحمین اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللہم آمین

درخواست دعا

میرے والد بزرگوار حضرت سیدنا خلیفۃ الثانی صاحب آت سکندری آباد کن بتہ اول سے بوج کثرت راجت و پیرانہ سالی صحت اور کمزوری میں مبتلا تھے۔ اس دوران میں ان کی طبیعت کمی وجہ سے زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ جلد بھاریوں اور ہنوں سے درجہ تہ ہے کہ ان کی صحت اور درازی عمر کس لئے دعا فرمائیں۔

اسی طرح میری چھوٹی بیٹی شہزادہ بیگم تریبا دو سال سے شدید بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے بھی قطعی معذور ہیں۔ جملہ بھاریوں ہنوں سے التماس ہے کہ ان کی صحت یابی کس لئے بھی درود دل سے دعا فرمائیں۔ زینب حسن

ذات۔ محترمہ زینب حسن صاحبہ نے چاہا صاحب کے نام الفضل کا خط نمبر جاری کروا یا ہے۔ جزا ہا، اللہ اسن الجزا

اجاب جماعت کی خدمت میں امریکہ تک ایک نورت کا سلام

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

امریکہ سے عزیز سید عبد الرحمن صاحب تار دیتے ہیں کہ میری طرف سے رمضان المبارک کی آمد پر تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں سلام اور مبارکباد کا پیغام پہنچایا جائے اور دعا کی تحریک کی جائے۔ سو میں ان کی خواہش کے مطابق یہ تحریک کر رہا ہوں۔ سید صاحب بہت مخلص اور دیندار دوست ہیں اور اچل بعض مشکلات کی وجہ سے بہت پریشانی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے ان کی پریشانی دور فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ان کا اولاد کی اولاد کا حافظ و نام ہو۔

خاکسارا۔ مرزا بشیر احمد ربوہ

شرح جتدہ سالانہ ۲۲ روئے ششماہی ۱۳ شری ۷ خطبہ نمبر ۵ ربوہ

اتّٰ الفَضْلُ بِیْدِ اللّٰهِ یُرِیْمُ مَن یشَاءُ حَسْبُکَ اِنِّیْ یُعْطِیْکَ بِرَبِّکَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

جلد ۱۱۴، تبیین ہفتاد و ۳، فروری ۱۹۶۲ء، نمبر ۳۲

کشمیری عوام کے حق خود ارادیت پر کوئی سونا بازی نہیں کی جا سکی

”پاکستان کسی کو اپنے حقوق غصب کر نیکی اجازت نہیں دے گا“ ذوالفقار علی بھٹو کا اعلان

کراچی ۶ فروری۔ اینڈ جن بلی اور قریبی وسیلوں کے وزیر مشرف ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیروں کے حق خود اختیاری جیسے اخلاقی اور اصولی مسئلہ پر کسی قسم کی سودا بازی نہیں کرے گا۔ آپ نے کہا کہ پاکستان اگرچہ ایک چھوٹا ملک ہے اور ہمارے پاس ایٹمی ہتھیار نہیں ہے۔ لیکن موت نفس کا احساس رکھنے والی قوم کی حیثیت سے ہم کسی واپس غصب کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اور اگر ساری دنیا بھی ہمارے خلاف کھڑی ہو جائے۔ تو بھی ہم اپنے جاز حق کی خاطر لڑیں گے۔

بجارتہ میں امریکی سفارتخانے پر سنگ باری۔ کئی افراد زخمی ہو گئے

دلندری فوجوں کو امریکہ کے راستے گزرنے کی اجازت دینے کے خلاف احتجاج

بجارتہ ۶ فروری۔ قریباً ایک سو اندیشی باشندوں نے کل یہاں امریکی سفارت خانے پر سنگ باری کی وہ مغربی نیوگی کے لئے دلندری فوجوں کی ملک کو امریکی علاقہ سے گزرنے کی اجازت دینے جانے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ سفارت خانہ کی ایک دہائی کے قانون میں امریکی بائیسرز زخمی ہو گئے اور ٹوٹے ہوئے شیشے لگنے سے کئی افراد کے خراشیں

مشر بھٹو نے تنبیہ کی کہ جو بھارتی فوجیں جاری ہر حدود پر جمع ہیں۔ اگر انہوں نے پاکستان کے علاقہ میں قدم رکھا تو ہم ان کو ایسا سبق سکھائیں گے جنہیں وہ عمر بھر فراموش نہ کرسکیں گے۔ بھٹو نے رول سے اس کی بھی کہ وہ محتاطی کو تسلیم کر لیں کہ مسئلہ کشمیر پر ایٹانڈرو استقامت کی ہے۔ عوام نے سارے اچ کے علاقے جو ہم تشریح کر رکھی ہے۔ حق خود اختیار کرنے کے لئے کشمیری عوام کی جدوجہد بھی اک جسم کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ افریقہ ایشیائی اور لاطینی امریکی کونسل کے علاوہ دوسرے امن پسند گروپوں کے بھی کشمیری عوام کے حق خود اختیاریت کی حمایت کریں گے۔ انہوں نے کل کراچی ریڈیو سے

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

حسب دستور سابق اسال بھی تحریک جدید کے سو فیصدی جتدہ ادا کرنے والے مجاہدین کی فہرست دعوے کے لئے انشاء اللہ قالی ۲۹ رمضان المبارک کے مطابق ۶ مارچ ۱۹۶۲ء) سیدنا حضرت خلیفۃ اربع الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ اجاب جماعت مطلع رہیں۔ اور اس تاریخ سے پہلے پہلے سال ۱۱۱۱ کا چند سو فیصدی ادا کرنے کا عزم بالجمہ کریں۔ میا ۱۱۱۱ مبارک فہرست سے محروم رہنا پڑے۔

(وکیل المال اڈل تحریک جدید)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

(ترجمہ) اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا (اُسی طرح) فرمنا کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرمنا کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

رمضان المبارک کی اہمیت و روزوں کی برکات کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بصرہ العزیز کے بعض اہم ارشادات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے اپنے زمانہ خلافت میں قرآن کریم کے ابتدائی دس پاروں کا دو دفعہ درس دیا ہے۔ ایک دفعہ ۱۹۱۶ء کے رمضان المبارک میں اور دوسری دفعہ اگست ۱۹۳۰ء میں میرے پاس حضور کے ان دونوں دروسوں کے ٹوٹ خدانے کے فضل سے یکجا ہی صورت میں موجود ہیں۔ چونکہ اب رمضان المبارک کا آغاز ہوا ہے اس لئے حضور کے ارشادات کا وہ حصہ جن کا روزوں کی فرضیت اور ان کی برکات کے ساتھ تعلق ہے شائع کیا جا رہا ہے تاکہ احباب اس بابرکت مہینہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی علی مل (انچارج شعبہ زود ٹویسی)

ہے اس روزوں کے متعلق بھی مختلف اقوام میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اور ایسے لیے نامہ میں ان احکام میں اللہ تعالیٰ کی مکتبہ بھی پیش کر دی ہو گی۔ مثلاً جو قومیں کثرت سے گوشت کا ذرا کھاتے ہیں وہ ان علاقوں سے روزہ نہ رکھتے۔ جو قومیں کثرت سے گوشت کھاتے ہیں وہ ان علاقوں کے استعمال کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا اخلاق اصلاح کے لئے اور انہیں یہ بتانے کے لئے کہ کبھی بھی غذا میں ضروری ہوتی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے حکم دے دیا ہو کہ ہفتہ میں کم از کم ایک دن تم پر ایسا آنا چاہیے جب تم گوشت نہ کھاؤ تو یہ

نہایت پر حکمت روزہ

ہو جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام نے ہماری غذا کے متعلق یہ ایک عام حکم دے دیا ہے کہ گوشت کھاؤ اور ہڈیاں بھی کھاؤ۔ آگ پر کھائی ہوئی چیزیں بھی استعمال کرو اور جنہیں آگ نے نہ جمع ہو وہ بھی استعمال کرو۔ عرفین ہماری غذا میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی احتیاطیں جمع کر دی ہیں لیکن ہمیں قوموں کے لئے ممکن ہے اس قسم کی احتیاطیں ناقابل برداشت پابندیاں ہوں اور ان کے اخلاق کی اصلاح کے لئے اس قسم کے روزے تجویز کے لئے ہوں مثلاً وہ قومیں جو جنگی ہوتی ہیں اور جن کا کاروبار گنہگارہ ہوتا ہے وہ ایک عرصہ تک گوشت کھانے کا وہ سے ایسے اخلاق سے عاری ہو جاتی ہیں جو سبزی کھانے کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دے دیا گیا ہو کہ وہ ہفتہ میں ایک دن گوشت کھانا چھوڑ دیں تو یقیناً یہ روزہ ان کے لئے بہت مفید تھا۔

ہیں کہ وہ میاں میں سحری نہ کھانا۔ اس قسم کے روزوں میں صرف شام کے وقت روزہ نہ رکھنا کی جاتی اور دوسری سحری نہ کھا کر متواتر آٹھ یا نو روزہ رکھا جاتا۔ کبھی ایسے روزے ہوتے کہ روزہ نہ رکھنا بھی نہ ہوتی اور تین تین چار چار یا پانچ پانچ دن متواتر روزہ رکھا جاتا۔ ایسے روزے بھی پائے جاتے ہیں جن میں لوگوں کو کبھی غذا کھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ مگر کھانے کی اجازتوں سے منع کیا گیا ہے جیسے ہندوؤں یا عیسائیوں میں روزے ہوتے ہیں۔

ہندوؤں کے روزوں کے متعلق تو عام طور پر مشہور ہے کہ ان کا روزہ صرف یہ ہوتا ہے کہ آٹھ پر کھائی ہوئی چیزیں کھانی اس کے علاوہ اگر وہ کئی سیر آم، کھجور اور نارنگیاں کھا جائیں تو ان کے روزہ میں فرق نہیں آتا۔ روٹی اور سالن کو چھوڑ کر باقی جو چیز چاہیں کھالیں۔

اس سے بھی آسان روزے

رہن کیتھو ایک عیسائیوں میں پائے جاتے ہیں۔ آخر انہوں نے بھی اپنی کسی نہ سہی روایت کی بنا پر یہ روزے رکھنے شروع کیے ہوں گے یا کسی حواری سے کوئی بات پہنچی ہوگی۔ ان کا روزہ یہ ہوتا ہے کہ گوشت نہیں کھانا۔ اگر وہ آلو یا بال کر یا کدو کا بھرتہ بنا کر دس پندرہ روٹیاں اس کے ساتھ کھالیں تو ان کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اگر گوشت کی بوٹی ان کے معدے میں چھل جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا

کی کوشش کرو۔ اگر یہ کوئی نیا حکم ہوتا۔ اگر روزے صرف تم پر ہی فرض ہوتے تو تم وہ روزے لوگوں سے کہہ سکتے تھے کہ تم ایسے کیا جاؤ۔ تم نے تو اس کامزہ ہی نہیں چکھا۔ لیکن وہ لوگ جو اس دروازہ میں سے گذر چکے ہیں جو اس بلوچ کو اٹھا چکے ہیں۔ انہیں تم کی جواب دو گے۔ لازماً مسلمانوں پر رحمت انہی احکام میں ہو سکتی ہے جو ایسی قوموں کو بھی دے سکتے اور انہوں نے ان احکام کو پورا کیا لہذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مسلمانو! تم ہوشیار ہو جاؤ۔ ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں۔

اور ساتھ ہی تمہیں بتا دیتے ہیں کہ روزے پسلی قوموں پر بھی فرض کیے گئے تھے اور انہوں نے اس حکم کو اپنی طاقت کے مطابق پورا کیا تھا۔ اگر تم اس حکم کو پورا کرنے میں سستی دکھاؤ گے تو وہ قومیں تم پر اعتراض کریں گی اور کہیں گی کہ ہمیں بھی خدا تعالیٰ نے روزوں کا حکم دیا تھا۔ اور تم نے اسے پورا کیا۔ اب تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں تو تم اس حکم کو صحیح طور پر ادا نہیں کر رہے عرفین مسلمانوں کی غیرت اور ہمت بڑھانے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں کیے گئے بلکہ پہلی قوموں پر بھی فرض کیے گئے تھے اور ان قوموں نے اپنی طاقت کے مطابق اس حکم کو پورا کیا تھا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ روزوں کی شکل میں اختلاف تھا اور وہ اختلاف آج تک نظر آتا ہے۔ کہیں اس قسم کے روزے ہوا کرتے تھے جنہیں وہ حال کہتے

حضور نے آیت کریمہ یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام لعلکم تتقون کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:-
دنیا میں

بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں

جو منفر دہوتی ہیں۔ ایسے ان پر آتی ہیں اور وہ ان سے گھبراتا ہے شکوہ کرتا ہے کہ میں ان تکالیف کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا لیکن بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جن میں سارے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ ان تکالیف پر جب کوئی انسان گھبراتا یا شکوہ کا اظہار کرتا ہے تو لوگ اسے یہ کہہ کر تسلی دیا کرتے ہیں کہ میں بہ دن سب پر آتے ہیں اور کوئی شخص یا امید نہیں رکھتا کہ وہ ان تکلیفوں سے بچ جائے مثلاً موت ہے۔ موت ہر انسان پر آتی ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے جو حق انسان بھی ایسا نہیں ہو سکتا جو کہیں کوئی شکر کر رہا ہو کہ مجھ پر موت نہ آئے۔ موت اس پر ضرور آئیگی چاہے چند دن پہلے آئے یا بعد میں پس کما کتب علی الذین من قبلک لعلکم تتقون خدا تعالیٰ نے

مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے

کہ روزے ایسی نیک۔ ثواب اور ثوابی ہیں جن میں سارے ہی ادیان متفرک ہیں۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کیا ہے پھر کہتے انہوں کی بات ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ جس کے حصول کے لئے ساری قومیں کوشش کرتی رہی ہیں تم اس سے بچنے

دہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ روزے ہونے
علاوہ حضرت سید محمد رسولوں کے لئے اولہ

ہمو دیوں میں روزہ

بڑا مکمل ہوتا ہے۔ اور پھر حضرت سید خود
مانتے ہیں کہ کئی قسم کے دیوبین روحانی یا
جسمانی بیماریاں ایسی ہیں جو روزہ رکھنے
نہالنے کی دعا سے دور ہوتی ہیں۔ اس کے
بغیر نہیں ہوتیں۔ یہودیت اور عیسائیت
کے بعد چندہ تہم کو دیکھا جائے۔ تو ان
میں بھی کئی قسم کے رت پائے جاتے ہیں۔
اور ہر قسم کے رت کے متعلق الگ الگ
شرائط اور قیود ہیں جن کا تفصیلی ذکر ان
کی کتاب "دعوم سنہو" میں پایا جاتا ہے
اسٹیکو پیڈیا برٹیکا میں بھی سزا اور
سین مت کے روزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔
اور در تشریح مذہب کے متعلق بھی لکھا ہے۔
کہ کئی شخص نے اپنے پیرؤں کو روزہ
رکھنے کی تلقین کی تھی۔

دات ایلو پیڈیا برٹیکا جلد ۱۹
زیر لفظ fasting (حرف
غرض

روزہ روحانی ترقی کا ایک ایسا

ذریعہ ہے

جو تمام مذاہب میں مشترک طور پر نظر آتا
ہے اور تمام امتیں روزوں سے برکتیں
حاصل کرتی رہی ہیں۔ کچھ آجکل تو ایک
نئی قسم کا روزہ نکل آیا ہے کہ اگر کسی
جھگڑا ہوا تو کھانا پینا چھوڑ دیا جائے
تو آگہیز کے مقابلہ میں اس قسم کے گندی
من برت رکھتے تھے۔ ہر حال

مذہب کی ایک لمبا تاریخ

پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عجزہ
اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک
ذریعہ ہے جن کی اہمیت مذہبی دنیا میں
تسلیم کی جاتی رہی ہے۔ اگر اس میں
بھی کوئی شبہ نہیں کہ جس صورت اور
جس شکل میں اسلام نے اس کو پیش
کیا ہے۔ وہ باقی مذاہب سے بالکل
زالی ہے۔

اسلام میں روزوں کی یہ صورت

ہے کہ ہر بالغ عاقل کو برابر ایک صیبت
کے روزے رکھنے کا حکم ہے۔ سو اس
اس صورت کے کہ کوئی شخص بیمار ہو
یا اسے بیماری کا لقیں ہو۔ یا سفر
پر ہو۔ یا بالکل بوڑھا اور کمزور
ہو گیا ہو۔ ایسے لوگ جو بیماریوں
یا سفر پر ان کے لئے مضم ہے۔

روزہ رکھے تو اپنے سر میں
حوال اور متہ دھوتا کہ آدمی
نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی
میں ہے تجھے روزہ دار جانے
اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی
میں دیکھتا ہے مجھے بدلہ دے گا"
دعویٰ باب ۲ آیت ۱۶ (۱۸۲۱۶)
اسی طرح ایک دفعہ جب حواری ایک یہ
زوج کو نہ نکال سکے تو

"اس کے شاگردوں نے تمہاری
میں اس سے پتھا کہ تم اسے
کیوں نہ نکال سکے اس نے کہا
کہ یہ تم دعا اور روزہ کے
سوا کسی اور طرح نہیں نکال سکتے"
دعویٰ باب ۹ آیت ۲۸ (۲۹۰۲۸)
بدرواح نکات

حواریوں کی ایک اصطلاح

تھی وہ بیماریوں اور مختلف قسم کی خرابیوں
کو دیکھ کر کہتے تھے۔ اور حضرت سید ناحیہ
کے پاس آکر درخواست کی کرتے تھے کہ
یہ دیکھ نکال دیں۔ ان کا مطلب یہ ہوتا تھا
کہ یہ بیماریاں یا خاص قسم کی دائمی خرابیاں
دور کر دی جائیں۔ اسی قسم کے بعض بیمار
تھے جن کا حضرت سید ناہی نامی اسے علاج
کیا اور وہ اچھے ہو گئے۔ اور جب ایک
موتھ پر حواری ایک بدروح کو نہ نکال
سکے۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ دیو روزوں
اور دعاؤں کے بغیر نہیں نکلتے۔ یعنی کیا آپ
روحانیہ کا حصول روزوں اور دعاؤں کے
ذریعہ ہی ہو سکتا ہے لیکن

عجیب بات یہ ہے

کہ وہی سید ناہی جنہوں نے یہ کہا تھا
کہ بڑی تیری بیماریاں روزوں اور دعاؤں
کے بغیر نہیں نکل سکتیں۔ انہی کی امت آج
روزوں سے اتنی بے خبر ہے اور وہ
اتنا کھلتے ہیں کہ شہ ایشیائی مفتحہ بھر
میں بھی آتا نہیں کھاتے جتنا وہ ایک دن
میں کھا جاتے ہیں۔ یہ انہوں نے روزہ
کی رکھنا ہے وہ تو روزوں کے قریب بھی
نہیں جلتے۔ سال بھر میں ہر تین دن ایسے
ہوتے ہیں جن میں وہ روزہ رکھتے ہیں لیکن
بندوں کی طرح جیسے وہ روزہ میں صفت
چولے کی کچی جو کھی چیز نہیں کھاتے۔ مثلاً
وہ پھلک نہیں کھاتے۔ لیکن دودھ و
دوسری چیزیں کھاتے۔ جس کی بھی صفت پینے چڑھ
سے پر ہیز کرتے ہیں باقی سب کچھ کھاتے

سے یہ آیت موجود۔ انجیل میں سنہ کال
دی گئی ہے۔

جان کو دکھ دیا"
دعویٰ باب ۲۵ آیت ۱۳)
سیخاہ نبی فرماتے ہیں۔
"دیکھو تم اس مقصد سے
روزہ رکھتے ہو کہ جھگڑا
کرو اور شرارت کے لئے مارو۔
پس اب تم اس طرح کا روزہ
نہیں رکھتے ہو۔ کہ تمہاری آواز
عالم بالا پر سنی جائے"
دعویٰ باب ۵۸ آیت ۴)

دانی اہل فرماتے ہیں۔
"میرے خداوند خدا کی طرف
رغ کی اور میری منت اور متاجات
کے اور روزہ رکھ کر اور ثات
اور رکھ کر اور رکھ کر بیٹھ کر اس
کا طالب ہوا"

دانی اہل باب ۹ آیت ۳

یہ اہل نبی فرماتے ہیں۔
"خداوند کا روزہ عظیم نہایت
خوشناک ہے۔ کوئی اس کو نہایت
کرسکتا ہے لیکن خداوند فرماتا ہے
اب بھی پورے دل سے اور روزہ
رکھ کر اور گریہ و زاری اور ماتم
کرتے ہوئے میری طرف رجوع
لاؤ اور اپنے کپڑوں کو نہیں۔
بلکہ دلوں کو چاک کر کے خداوند
اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ
وہ رحم و مہربان جہر میں دیکھا
اور شفقت میں غنی ہے۔ اور
مذہب نازل کرنے سے باز رہتا
ہے۔"

دعویٰ باب ۲

یہودیت کے بعد

یہودیت کو دیکھا جائے
تو اس میں بھی روزوں کا ثبوت ملتا ہے۔
چنانچہ حضرت مسیح کے متعلق انجیل بتاتی
ہے کہ انہوں نے چالیس دن اور چالیس
رات کا روزہ رکھا۔ حتیٰ میں کھلتے۔
"اور چالیس دن اور چالیس
رات فاقہ کے آخر کو اسے
بھوک لگی"

دعویٰ باب ۴ آیت ۲

اسی طرح حضرت مسیح نے اپنے حواریوں
کو ہدایت دی کہ۔
"جب تم روزہ رکھو تو برا کارو
کی طرح اپنی صورت اداس نہ
بناؤ۔ کیونکہ وہ اپنا مزہ بگاڑتے
ہیں تاکہ لوگ ان کو روزہ دار
جانیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ
وہ اپنا اجر پائیں گے۔ بلکہ میرے تو

پس
ہی قوموں میں روزے

تو تھے مگر شکل وہ نہ تھی جو اسلام
میں ہے۔ پس کسا کتب علی الذین
من قبلہم میں جو ثابت پہلے لوگوں
کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ وہ نسبت
اور کیفیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ صرف
ذہنیت کے لحاظ سے ہے۔ یعنی کما
ذہن سے یہ فرماد نہیں کہ وہ ویسے
ہی روزے رکھتے تھے جیسے مسلمان رکھتے
ہیں یا اتنے ہی روزے رکھتے تھے جتنے
مسلمان رکھتے ہیں۔ بلکہ اس سے مراد یہ
ہے کہ ان پر بھی روزے فرض تھے اور
تم پر بھی فرض تھے۔ یہی گویا صرف
فرضیت میں مشابہت ہے نہ کہ تفصیلات
میں۔ چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹیکا میں
روزہ کے تحت لکھا ہے۔

It would be
difficult to name
any religious system
of any description
in which it is
wholly unrecognised

یعنی دنیا کا کوئی باقاعدہ مذہب ایسا
نہیں جس میں روزہ کا حکم نہ ملتا ہو۔ بلکہ
ہر مذہب میں

روزوں کا حکم

موجود ہے۔

(۱) چنانچہ اس بارہ میں سب سے پہلے
مذہب یہودی مذہب کو دیکھتے ہیں۔ تو اس میں
لکھا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب طور
پر گئے۔ تو انہوں نے چالیس دن اور چالیس
رات کا روزہ رکھا۔ اور ان ایام میں
انہوں نے کچھ نہ کھایا نہ پیا چنانچہ لکھا ہے۔
"سو وہ (یعنی موسیٰ) چالیس دن
اور چالیس رات فریج خداوند
کے پاس رہا اور نہ روٹی کھائی
نہ پانی پیا"

(خروج باب ۲۴ آیت ۲۸)

اسی طرح اجاب باب ۱۶ آیت ۲۹ سے
معلوم ہوتا ہے کہ ہر ماؤں صیبت کی دسویں
تاریخ کو ایک روزہ رکھنا یہود کے لئے
ضروری قرار دیا گیا تھا۔ چنانچہ یہی اسرائیل
ہمیشہ یہ روزے رکھتے رہے۔ اور انبیاء
یہی اسرائیل بھی اس کی تاکید کرتے رہے۔
زبور میں حضرت داؤد فرماتے ہیں۔

"میں نے تو ان کی بیماری میں
جب وہ بیمار تھے ٹاٹ اوڑھا
اور روزے رکھ کر رکھ کر اپنی

کہ یہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھیں اور جو باہر نکلنا ضروری ہو ان کے لئے کوئی روزہ نہیں۔

روزہ کا یہ صورت ہے کہ پورے روزے کے لئے روزہ کے عزم ہوئے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پیے نہ کم نہ زیادہ اور نہ معمولی اشیاء کی طرف توجہ کرے۔ پورے روزے سے پہلے وہ کھانا کھائے تاکہ اس کے جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے اور غریب و آسائے پر روزہ افطار کر دے۔ صحت شام کو بھی کھانا کھا کر توراہ روزہ رکھنا جاری نہ کرے۔

تایید کیا ہے سرور
اس جگہ لکھا کتب علی اللذین
مست قبلکم کے مستحق

ایک سوال پید ہوتا ہے کہ صرف کسی قوم میں کسی رواج کا پایا جانا یا یہاں تک کہ دستور کا ہونا اس امر کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ آئندہ نسلیں بھی ضرور اس کا محافظ رکھیں۔ بیسیوں باتیں ایسی ہیں جو آج لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ وہ بھی غلط ہیں۔ پس محض اس وجہ سے کہ پہلے تو یہی کوئی عبادت کوئی رہی ہیں۔ یہ نتیجہ نکالنا کہ آئندہ بھی وہ کی جائے صحیح نہیں۔ قرآن کریم نے اس اعتراض کے وزن کو قبول کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلی امتوں میں روزہ کا وجود اس کی فضیلت کی کوئی دلیل ہے۔ بلکہ اس کے صرف یہ ہونے سے ہی کہ تم پر یہ کوئی نازلہ بوجھ نہیں ڈالا گیا تھا۔ یہ

روزوں کی فضیلت

کی کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ روزوں کی اہمیت کی دلیل ہے۔ روزوں کی فضیلت اور اس کے فوائد یہ لعلکم تتقون کے اعتقاد میں روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ روزہ سے تم پر اس لئے فرض ہے۔

اللکم تتقون نام نہ روزہ جاؤ اس کے سبب ہی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص تو یہی ہیں کہ ہم نے تم پر روزہ فرض کیا ہے۔ یہی تاہم تم ان قوموں کے اعتراضوں سے بچ جاؤ جو روزہ سے رخصتی نہیں ہو سکتے اور یہ اس کی تکلیف برداشت کرتے رہتے ہیں۔ جو موسم کی شدت کو برداشت کر کے خدا کے لئے کوئی روزہ رکھ رہے ہیں۔

اگر تم روزے نہیں رکھو گے تو وہ کہیں گے تمہارا دعویٰ ہے کہ ہم ناتی قوموں سے روحانیت میں بلا ہو گے۔ لیکن وہ تقویٰ تم میں نہیں جو دوسری قوموں میں پایا جاتا تھا۔ غرض اگر

اسلام میں روزے

ذہبوتے تو مسلمان دوسری قوموں کے سامنے بددین ملامت بنے رہتے۔ عیسائی کتبہ یہ بھی کوئی مذہب ہے اس میں روزے نہیں ہی نہیں جن سے قلب کی صفائی ہوتی ہے۔ جن کے ساتھ روحانی سکون ہوتا ہے۔ جن کے ذریعہ انسان بڑی سے بڑی سیوری کی کتبہ کہ ہم نے سیکھ لیں سال روزہ رکھے لیکن مسلمانوں میں روزے نہیں۔ اسی طرح زرتشتی۔ ہندو اور دوسری سب قومیں نہیں۔ اسلام ہی کوئی مذہب ہے اس میں روزہ نہیں۔ ہم روزے رکھتے ہیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کو خوش کرتے ہیں۔ غرض ساری دنیا متحدہ طور پر مسلمانوں کے مقابل میں آجاتی اور کئی مسلمانوں میں روزے کیوں نہیں پس فرمایا اے مسلمانو! ہم تم پر روزہ فرض کرتے ہیں لعلکم تتقون تاکہ تم دشمن کے اعتراضات سے بچ جاؤ۔ اگر اسلام میں روزہ نہ ہوتا یا تم روزے نہ رکھتے تو غیر مذہب ہوتے۔ تم پر جاننا طور پر اعتراض کرتے اور تم ان کی نگاہوں میں حقیر ہو جاتے لعلکم تتقون میں

دوسرا اشارہ اس امر کی طرف کیا گیا ہے

کہ اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ لعلکم تتقون سے ہی ڈھال بنا تا۔ یہ قیام بنا۔ نہ نجات کا ذریعہ بنا۔ نہ پس اس آیت کے ہونے سے کہ تم پر روزہ رکھنے اور اس لئے فرض ہے کہ تم پر یہ روزہ فرض ہے اور ہر روز اور ہر سفر اور ہر صحت سے محفوظ رہو۔ صحت دوسرے کے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان کوئی شہر پہنچ جائے اور دوسرے یہ کہ کوئی سبیل جس کے باہر سے جاتی رہے۔ جیسے کسی کو کوئی ماہ بیٹھے تو یہ بھی ایک شہر ہے اور یہ بھی شہر سے نکلیں گے، ماں باپ اس سے ناراض ہو جائیں گا۔ لاکھ اگر کسی کے والدین ناراض ہو جائیں گے۔ گھر سے نکل جائیں تو ظاہر اس کا کوئی نقصان نظر نہیں آتا۔ بلکہ ان کے کھانے کا خرچہ بچتا ہے۔ لیکن

مال باپ کی رضا مندی

ایک ذریعہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے ناراض

ہو جائیں۔ لہذا انسان اس پر سے محروم ہو جاتا ہے۔ اتفاقاً ان روزوں باتوں پر دلالت کرتا ہے اور سچا وہ ہے جسے ہر قسم کا خیر مل جائے اور ہر قسم کی ذلت اور شرم سے محفوظ رہے۔

اس سے آگے جو شہر کا دائرہ بھی ہر کام کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص گاڑی میں سفر کر رہا ہے تو اس کا شہر سے محفوظ رہنا یہی ہے کہ اسے کوئی حادثہ پیش نہ آئے اور وہ بحفاظت منزل مقصود پہ پہنچ جائے۔ اسی طرح روزہ کے سلسلہ میں بھی ایسے ہی شہر و شہر مراد ہو سکتے ہیں جن کا روزہ سے مستحق ہو۔

روزہ ایک دینی مسئلہ ہے

یا بلحاظ صحت انسان دنیوی امور سے بھی کسی حد تک تعلق رکھتا ہے۔ پس لعلکم تتقون کے یہ معنی ہونے کہ نام دینی اور دنیوی سرگود سے محفوظ رہو۔ دینی خیر و برکت تمہارے باقیہ سے نہ جاتی رہے یا بیماری صحت و نقصان نہ پہنچ جائے۔ کیونکہ بعض دفعہ روزہ کے امر میں سے نجات دلائے بھی ہو جاسکتے ہیں۔

تعمیرات کے معلوم ہوا ہے

کہ بھائی یا صنعت آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتا ہے اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے۔ بعض نادان اس خیال میں اس حد تک ترقی کر کے ہیں کہ کہتے ہیں جس دن ہم زائد مواد کو فنا کرنے میں کامیاب ہو گئے اس دن موت بھی دیا سے آجھا جائے گی۔ یہ خیال اگرچہ احمقانہ ہے تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نفع گاہ اور کمزوری وغیرہ جسم میں زائد مواد جمع ہونے سے ہی پیدا ہوتی ہے اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔

میں نے خود دیکھا ہے

کہ صحت کی حاکم میں جب روزہ رکھ جائیں تو دوران رمضان میں بے شک کچھ کلفت محسوس ہوتی ہے مگر رمضان کے بعد جسم میں ایک نئی قوت اور تندرستی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یہ نازلہ تو صحت جسمانی کے لحاظ سے ہے مگر روحانی لحاظ سے اس کا یہ نازلہ ہے کہ جو لوگ روزہ رکھتے ہیں خدا تعالیٰ ان کی حفاظت کا وعدہ کرتا ہے۔ اسی لئے روزوں کے ترک کے بعد خدا تعالیٰ نے دعاؤں کی قبولیت کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور ان کی

دعاؤں کو مستجاب کروں۔ میں روز سے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی چیز ہیں۔ اور

روزے رکھنے والا

خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لیتا ہے جو اسے ہر قسم کے دکھوں اور شرموں سے محفوظ رکھتا ہے۔

پھر روزوں کے ذریعہ دکھوں سے انسان اس طرح بھی بچتا ہے کہ (الف) جب وہ اپنے آپ کو خواتع لائے لئے تکلیف میں ڈالتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے گناہوں کی سزا سے اسے بچا دیتا ہے (ب) جب وہ خائفہ رہ کر ممبروں کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے تو اپنے غریب بھائیوں کی خبر گیری کرتا ہے اور ان کا بلاکت سے بچنا خدا سے بھی بلاکت سے بچتا ہے۔ کیونکہ بعض افراد قوم کے بچے سے آخر ساری قوم کو نازلہ بھیجتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے دنوں میں بہت کثرت سے صدقہ و خیرات کی دیتے تھے۔ احادیث میں آیا ہے کہ رمضان کے دنوں میں اپنا تیز چلنے والی آمدنی کی طرح صدقہ کی دیتے تھے اور درحقیقت

یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے

کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو نائلہ پہنچائے۔ تمام قسم کی بناہیاں اسی وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ان کی چیزیں انہی کی ہیں دوسروں کا ان میں کوئی حق نہیں اور ان کے نائلہ دینا ان کے حق نہیں ہے۔ دینا کے نظام کی بنیاد اس اصل ہی ہے کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے۔ اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے۔ روزہ یہ جہاد ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں جہاد ہیں۔ مگر حکم یہ ہے کہ دوسروں کو ان سے نائلہ پہنچاؤ اور کھلاؤ۔ کیونکہ اس سے دنیا کے تمدن کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔

پھر روزوں کے ذریعہ انسان بلاکت سے اس طرح بھی محفوظ رہتا ہے کہ روزہ

انسان کے اندر

مہنت برداشت کرنے کا مادہ

پیدا کرتا ہے اور جو ہر قسم کی مہنت برداشت کرنے کے عادی ہوں۔ وہ مشکلات کے آسے

(لطیف احمد صاحب صاحب ساریوں)

درخواست دعا

میرا چھوٹی بیٹیہہ بیمار ہے مہنت برداشت کرنے کے عادی ہوں۔ وہ مشکلات کے آسے

پر ہمت نہیں ہارتے۔ بلکہ دیر سے ان کا مقابلہ کرتے اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

دیوبہ گو دشمنوں میں بھی ایک ریزرو فوج ہوتی ہے۔ جو کسالی میں ایک یا دو پھینسے کام کرتی ہے اور جنگ کا موقع آتا ہے تو جواہر اس کو مشتق کر دانی ہوتی ہوتی ہے اس لئے فوراً اسے بلوایا جاتا ہے۔ چونکہ عام طور پر تمام مسلمان بارہ پھینسے روزے نہیں لکھتے اور نہ ہی پختہ رہتے ہیں۔ اس لئے رمضان میں خصوصیت کے ساتھ بدلتی فرما دی کہ تمام مسلمان اس ایک ماہ میں روزوں کی مشق کریں۔ جس طرح وہ فوج جو مشتق کرتی رہتی ہے۔ دشمن کی فوج سے شکست نہیں کھاتی اسی طرح جس قوم کے لوگ منتہی اور نیک ہوتے ہیں اور جو خدا کے لئے ہر ایک چیز کو چھوڑ دے وہ اسے ہوتے ہیں۔ شیطان کی مجال نہیں ہوتی کہ ان کو لڑکے دے سکے۔

پھر وہ ہے کہ جہاں تک تمام مسلمان سچا ہوتے تھے شیطان نے ان پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ لیکن جب خیال حال رہ گئے تو اس وقت ان پر حملہ کیا گیا۔ اور شیطان نے ان کے دل میں طرح طرح کے دوسے ڈال کر ان کو تباہ کر دیا۔

پس روزے خرم میں

قربانی کی عادت

پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ دین کی خدمت کے لئے بالعموم مومنوں کو گھروں سے باہر نکلنا پڑتا ہے اور تبلیغی جہاد میں کھانے پینے کی تکالیف کا بھی ساتھ کرنا پڑتا ہے۔ غریبوں کو نواہی تکالیف برداشت کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ مگر اگر کوئی اس کی عادت نہیں ہوتی۔ پس روزوں کے ذریعہ ان کو بھی جھوک اور بیاسی کی برداشت کی مشق کرائی جاتی ہے۔ تاکہ جس دن خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے کر اسے سنا تو آواز اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کر تو وہ سب اٹھے اللہ کھڑے ہوں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں بغیر کچھ قسم کا بوجھ بھروسے اپنے آپ کو پیش کر دیں۔

پس روزوں کا یہ ایک بہت بڑا عائد ہے۔ اسکے ذریعہ انسان کو

نہیں کیلے مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان دیتا میں کئی قسم کے کام کرتا ہے۔ وہ محبتیں کرتا ہے۔ وہ آواز کی بھی کرتا ہے وہ اور دوسرے بھی ہوتا ہے۔ وہ نہیں بھی ہاں کتا ہے۔ باسکل فارغ رہنا انسانی دماغ ہوتا ہے نہ اس کا جسم۔ کچھ نہ کچھ کا انسان ضرور کرتا رہتا ہے۔

مگر بعض لوگ کام ہوتے ہیں۔ بعض مضر اور بعض مفید۔ اور بعض بہت ہلکے۔ لیکن رمضان انسان کو ایسا ایسے کام کی عادت ڈالتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اسے نیک کاموں میں مشقت برداشت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ انسان زندگی کی راحت اور آرام کی چیزیں کیا ہوتی ہیں یہی کھانا پینا سونا اور جنسی تعلقات

تمدن کا اعلیٰ نمونہ

جنسی تعلقات ہیں۔ جن میں دوستوں سے ملنا اور عزیزوں سے تعلقات رکھنا بھی شامل ہے۔ مگر جنسی تعلقات میں سب سے زیادہ قریبی تعلق میاں بیوی کا ہے۔ پس انسانی آرام انہی چند باتوں میں مضر ہے کہ وہ کھانا ہے۔ وہ پینا ہے۔ وہ سونا ہے اور وہ جنسی تعلقات قائم رکھنا ہے کسی صورتی نے کہا ہے کہ تعویذ کی جان کم بوشا۔ کم کھانا اور کم سونا ہے اور رمضان اس تعویذ کی ساری جان کا پھوڑا لپٹے اندر رکھتا ہے۔ کم سونا۔ آپ ہی اس میں آجاتا ہے۔ کیونکہ لذت کو بچھڑنے کے لئے اٹھنا پڑتا ہے۔ کم کھانا بھی ظاہر بات ہے کیونکہ سارا دن فاقہ کرنا پڑتا ہے اور جنسی تعلقات کی کمی بھی ظاہر ہے۔ پھر کم بوشا بھی رمضان میں آجاتا ہے اس لئے کہ رسول کریم صلی علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا۔ روزہ یہ نہیں کہ انسان اپنا منہ کھانے پینے سے بند رکھے بلکہ روزہ یہ ہے کہ تو لوٹو بائیں بھی نہ کرے پس روزہ دار کے لئے بے عہدہ بکرا اس سے بچنا پڑا تو جھگڑنے سے بچنا اور اسی طرح کی اولاد بائوں سے پرہیز کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح کم بوشا بھی رمضان میں آ گیا۔ گو یا کم کھانا۔ کم بوشا۔ کم سونا اور جنسی تعلقات کم کرنا یہ چاروں باتیں رمضان میں آگئیں۔ اور

یہ چاروں چیزیں ہمارے ہی اہم ہیں اور ان کی زندگی کا ان سے ہر تعلق ہے۔ پس جب ایک روزہ دار ان چاروں آرام و راحت کے سامانوں میں کمی کرتا ہے تو اس میں مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ زندگی کے سرخرو میں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرنا اور کامیابی حاصل کرتا ہے۔

پھر لکھتے تھے تَشَقُّقٌ مِّنْ

ایک اور فائدہ

یہ تھا کہ روزہ رکھنے والا راتوں اور دنوں سے بچ جاتا ہے اور یہ سب اس طرح پوری ہوتی ہے کہ دنیا سے انقطاع کی وجہ سے انسان کی روحانی نظریہ ہو جاتی ہے اور وہ ان

جواب کو دیکھ لیتا ہے جو اسے اپنے نظر آتے تھے۔ اسی طرح گناہوں سے انسان اس طرح بھی بچ جاتا ہے کہ رسول کریم صلی علیہ وسلم نے فرمایا ہے روزہ اس چیز کا نام نہیں کہ کوئی اپنا منہ بند رکھے اور سارا دن نہ کھائے اور نہ پئے بلکہ روزہ یہ ہے کہ منہ کو کھانے پینے سے ہی نہ روکا جائے بلکہ اسے ہر روحانی نفع دہ اور ضرر دہاں چیز سے بھی بچایا جائے۔ نہ چھوڑا جائے۔ نہ نگالیان دی جائیں۔ نہ رعیت کی جائے۔ نہ جھگڑا کیا جائے۔ اب دیکھو زبان پر فاقہ رکھنے کا حکم تو ہمیشہ کے لئے ہے لیکن روزہ دار خاص طور پر

اپنی زبان پر قابو

رکھتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اب نہ کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کوئی شخص ایک ہفتہ تک اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے تو ہر امر باقی بچا رہتا ہے جنہوں میں بھی اس کے لئے حفاظت کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے۔ اور اس طرح روزہ اسے ہمیشہ کے لئے گناہوں سے بچا لیتا ہے۔ پھر لکھتے تھے تَشَقُّقٌ مِّنْ رَّوْزِلْ كَا اَبَا اور فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے نتیجے میں تقویٰ پر مشرتاد قدم حاصل ہوتا ہے اور ان کو روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ روزوں کے نتیجے میں عرف اعرام ہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرتے بلکہ غریب بھی اپنے اندر

ایک نیا روحانی انقلاب

محسوس کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے سوال سے لطف نہ وہ ہوتے ہیں۔ غریب بھی سارا دل تنگی سے گزارہ کرتے ہیں اور انہیں کئی کئی فائدے آتے ہیں مگر عام طور پر وہ ان میں سے کسی ثواب کا موجب نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے ذریعہ انہیں توبہ دلائی ہے کہ وہ ان فاقوں سے بھی توبہ حاصل کر سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے لئے فاقوں کا اتنا بڑا ثواب ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا الصومحلی وانا اجزی بھ۔ یعنی رات کی نیکیوں کے ثواب اور نواں لگا لگا ہیں لیکن روزہ کی جزا خود میری ذات ہے اور خدا تعالیٰ کے لئے کہ بندگان کو اور کیا چاہیے۔ غرض روزہ کے ذریعہ غریب کو یہ نکتہ بتایا گیا ہے کہ ان نیکیوں پر بھی اگر وہ بھلاؤں نہ شکوے نہ ہوں اور حرف نہ نکالتے زبان پر نہ لایں جس کا بعض نادان کہہ چکے ہیں کہ میری زبان نے کیا دیا ہے کہ نمازی پڑھی اور روزے رکھیں تو یہی فداؤں کے لئے نیکیاں بن جائیں گی اور ان کا بدلہ خود خدا تعالیٰ ہی ہوا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے روزوں کو عبادت کے لئے نہیں بنا دیا ہے تاکہ وہ بالواسطہ ہوں اور یہ نہ کہیں کہ ہماری فخر فاقہ کی زندگی کی کام کی اللہ تعالیٰ نے روزہ میں انہیں بگڑتا ہے کہ اگر وہ اس فقرہ کی زندگی کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلا لیں تو یہی

انہیں خدا تعالیٰ سے لاکتے ہے۔ دنیا میں اس قدر لوگ نہیں جتنے غریب ہیں اور تمام وہی مسکوں کی ابتدا میں غریب سے ہی ہوتی ہے اور انہی غریبوں پر ہی ہوتی ہے کہ قرآن تمام انہی غریبوں میں سے ہی ہوتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئی بڑا آدمی نہ تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی غریب آدمی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک غریب آدمی تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی امیر نہ تھے۔ آپ کی جائیداد کی قیمت قاریاں کے ترقی کرنے کے باعث بڑھ گئی۔ ورنہ اس کی قیمت خود آپ سے ہی ہزار روپیہ لگتی تھی اور انہی مائت کا جائیداد سے کوئی بڑی آمد ہو سکتی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام بھی بڑے آدمی نہ تھے۔ اگرچہ انہی کو اللہ تعالیٰ اللہ میں بڑا بن دیتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ بعد میں فضل کے طور پر ہوا۔ ابتداء میں تمام مسکوں کے باغی غریب ہی ہوتے اور امام اور فاتحہ انہیں ہرگز نیک درمیانی طبقہ کے لوگوں میں سے بھی نہیں دیکھتا۔ پھر انہی میں سے بھی صرف جتنا ایک ہی ہوتے ہیں۔ جسے حضرت داؤد علیہ السلام یا حضرت سلیمان علیہ السلام بھی لے لیں انہیں میں کئی مسئلہ کے باقی ہوں۔ پھر دنیا کی اسی صدی آبادی غریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی کثرت کی دلجوئی و معافی کے ذریعہ کہہ اور تو کیا ہے کہ بہت کچھ کہ فاقہ کمن کو خدا تعالیٰ انہیں مل سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو رمضان کے نتیجے میں کموں ملتا۔ اس وہ غریبوں سے سمجھے ہیں کہ ان کی عمر و نیکان گئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں رمضان کے ذریعہ بتایا ہے کہ وہ اپنی فاقوں میں سے گزارے اور اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے فیوض حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ فاقہ میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کو نہ بھولیں اور اس کے منتخلت اپنی زبان پر کوئی حرف نہ نکالتے نہ لائیں۔ اس کے مقابلہ میں روزہ امیروں کو ان کے لئے تقویٰ کے حصول کا ذریعہ اس طرح ہوتا ہے کہ جب ایسا انسان جس کے پاس کھانے پینے کے تمام سامان موجود ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی رضا

کے لئے اپنے آپ کو فاقہ میں ڈالتا ہے اور خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے کچھ نہیں کھاتا اور جو حلال چیزیں خدا تعالیٰ نے اسے دی ہیں انہیں بھی استعمال نہیں کرتا۔ اس کے گھر میں کئی گوشت چاول وغیرہ کھانے کی تمام ضروریات موجود ہوتی ہیں مگر وہ خدا تعالیٰ کے لئے انہیں ترک کر دیتا ہے تو اس کے دل میں خود بخود یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب میں نے حلال چیزوں کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے چھوڑ دیا ہے تو میں ان چیزوں کی بجز خواہش کروں جنہیں خدا تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوا ہے۔ اس طرح اس کے اندر ضبط نفس کی قوت

پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے قدم کو نیکیوں کے میدان میں بڑھا جلا جاتا ہے۔

(باقی)

علاقائی امراء صاحبان اور نمائندگان مشاورت

کی خاص توجہ کے لئے

(ان مکرم میاں عبدالحق صاحب دامتھا بیت المال)

(تقسیم دوام)

صدور انجمن احمدیہ کے لئے موجودہ مالی سال میں سے ساڑھے آٹھ مہینوں سے زیادہ گزر چکے ہیں۔ اور اب سال ختم ہونے میں سے صرف تین ماہ کے قریب عرصہ رہ گیا ہے۔ لیکن ابھی تک چھ ماہ و دو ہفتے کی وصولی بھی اور چند جسٹس لاء کی وصولی بھی تدریجی بجٹ سے نسبت کم ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ تمام جماعتیں ان لازمی چندوں کے بجٹ پورے کرنے کیلئے بہترین مصروف ہو جائیں۔ اور پورا پوری کوشش کریں۔ کہ ماہ فروری اور مارچ میں تمام بقائے وصول ہو کر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پرلہ میں جمع ہو جائے۔ تمام جماعتوں کے سرکاری مال کو بیکہ آنکھ ماہ کی وصولی کے اعتداد و شمار سے اطلاع دی جا چکی ہے۔ اور اصحاب کی اطلاع کے لئے بڑی بڑی جماعتوں کی وصولی کی رفتار کا نقشہ بھی لٹے ہو چکا ہے۔ یہ سچان جماعتوں کی وصولی کی رفتار درج ذیل ہے: ہر ماہ کا بجٹ ایک ہزار روپے کے درمیان ہے۔ اس نقشہ میں سالہ روال کے بجٹ کے مقابلہ میں ماہانہ وصولی کی شرح اور وصولی کی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ اس سے اندازہ لگا جا سکتا ہے۔ کہ سالہ روال کا بجٹ پورا کرنے کے لئے مختلف جماعتوں کو کتنی جوہر دہر کر رہے۔ بعض جماعتوں کے ذمہ گزشتہ سالوں کے بقاؤں کی بڑی رقم بھی واجب الادا ہیں۔ ان کی وصولی بھی ضروری ہے۔

نمائندگان مشاورت سے استفسار ہے۔ کہ ان چندوں کی وصولی میں جہاں جہاں کمی ہے۔ اسے پورا کرنے کے لئے اپنی اپنی جماعتوں کی جدوجہد کے کو منظم کریں۔ اسی طرح علاقائی امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے۔ کہ جن جماعتوں کی وصولی غیر معمولی طور پر کم ہے۔ انکی طرف خاص توجہ فرمائی اور ان حالات کا جائزہ لیکر جن کی وجہ سے وہ جماعتیں بھیجے رہتی جا رہی ہیں۔ ان کی اصلاح کے لئے مناسب کارروائی بھی عملی لادیں۔ تاہم سب اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔ اور کوئی احمدی اس سعادت سے محروم نہ رہ جائے۔

نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام	چندہ خاص	نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام	چندہ خاص
۱	قرا آباد	۱۰۰	۱۰۰	۲	گولہ امام بخش	۱۰۰	۱۰۰
۳	خوشاب	۹۸	۱۰۰	۶	لاڈکانہ	۱۰۰	۹۲
۵	چک ۹۳	۱۰۰	۸۸	۷	ٹورنگر خانم	۸۸	۱۰۰
۷	مانڈل اوپنٹے	۱۰۰	۷۶	۸	روڑہ	۹۱	۹۹
۹	چک ۵۵ جنوبی	۱۰۰	۸۸	۱۰	ظفر آباد ایسٹ	۹۲	۹۰
۱۱	چک ۵۵ پیار	۷۰	۱۰۰	۱۲	پٹی	۶۲	۱۰۰
۱۲	گنڈاپارو	۶۲	۱۰۰	۱۳	بستی جموں	۶۲	۱۰۰
۱۵	علی پور ملتان	۸۵	۷۹	۱۶	کوٹ فتح خان	۶۳	۱۰۰
۱۷	چک ۳۹	۸۸	۷۲	۱۸	چک ۶۳	۶۳	۹۲
۱۹	کوٹھیوالہ چاہہ چک ۵۵	۵۵	۱۰۰	۲۰	ڈنگ	۶۶	۸۷
۲۱	نارووال	۹۳	۸۹	۲۲	سہیل پال	۸۷	۶۳
۲۳	دھیر کے کلاں	۶۲	۱۰۰	۲۴	چندر کے سنگھ	۷۸	۶۸
۲۵	ٹوپی	۷۰	۷۶	۲۶	درنہ زبکا	۶۸	۸۹
۲۷	یہ دین	۸۹	۶۷	۲۸	چک ۲۷	۶۶	۶۶
۲۹	ڈالڑی منڈی	۵۶	۷۴	۳۰	چک ۱۱	۶۲	۷۰
۳۱	کھنڈ	۶۱	۸۹	۳۱	چک ۱۱	۶۲	۳۰
۳۳	چک ۱۹	۳۷	۸۹	۳۲	چک ۱۱	۶۲	۹۱
۳۵	چک ۹۹	۳۲	۹۱	۳۶	چک ۲	۲۷	۹۵
۳۷	چک ۶۵	۵۸	۶۳	۳۸	قلعہ صہر سنگھ	۲۲	۷۸
۳۹	گلا سوار	۵۵	۶۵	۴۰	بیر پور نالہ	۲۱	۷۸
۴۱	خانپورال	۵۶	۶۳	۴۲	چک ۱۱	۵۱	۶۷
۴۳	وڈھوڑ	۵۸	۶۰	۴۴	بٹی سرنگھ	۳۷	۷۴
۴۵	کوٹ اٹھا	۷۷	۷۹	۴۶	پتوکی منڈی	۵۱	۶۳
۴۷	بھنڈی	۱۷	۹۷	۴۸	چک ۱۱	۲۴	۸۵
۴۹	ظفر آباد ایسٹ	۶۸	۶۱	۵۰	اورچ	۵۹	۷۰
۵۱	بیتھ کوٹ	۶۱	۶۵	۵۲	چک ۱۱	۶	۱۰۰

نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام	چندہ خاص	نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام	چندہ خاص
۵۳	کھیر پورہ	۵۲	۵۷	۵۳	چک ۱۱	۵۲	۵۷
۵۵	کھیر پورہ	۵۲	۵۰	۵۴	چک ۱۱	۵۲	۵۰
۵۷	میل کوٹ شاہ	۶۷	۵۲	۵۸	گھٹی پال سکول	۵۶	۶۱
۵۹	گھوٹکھاٹ	۳۷	۵۹	۶۰	چک ۱۱ جنوبی	۲۳	۷۲
۶۱	خانپور منڈی	۵۱	۶۲	۶۱	چک ۱۱	۳۳	۶۱
۶۲	باغیانہ (لاہور)	۶۵	۶۸	۶۲	پنڈ ڈانخان	۶۸	۶۵
۶۵	ڈیر پور	۵۶	۳۶	۶۳	علی پور گھوکھان	۶۱	۵۱
۶۷	چک ۱۱	۶۰	۳۲	۶۴	سائیکھڑ	۶۸	۵۲
۶۹	بیر پور آزاد کشمیر	۳۳	۶۷	۶۵	چک ۱۱	۶۱	۵۱
۷۱	کھنڈ	۳۶	۵۵	۶۶	چک ۱۱	۳۷	۵۳
۷۳	روڑہ	۶۷	۲۰	۶۷	ظفر آباد ایسٹ	۶۰	۷۷
۷۵	چک ۱۱	۳۵	۵۰	۶۸	چک ۱۱	۶۷	۶۵
۷۷	شیخ پور	۵۱	۲۳	۶۹	سب کوٹ جھانڈی	۶۹	۳۷
۷۹	کوٹھی	۱۹	۶۷	۷۰	گھٹی پال شہر	۶۸	۳۲
۸۱	سرانہ عالمگیر	۶۵	۲۷	۷۱	دران پور (روہ)	۶۷	۳۱
۸۳	بھانڈی علی روٹ	۶۷	۳۰	۷۲	چک ۱۱	۳۸	۳۹
۸۵	بیر	۳۷	۶۰	۷۳	بستی کھانڈو	۶۰	۳۵
۸۷	چک ۱۱	۶	۷۰	۷۴	چک ۱۱	۶۸	۲۷
۸۹	شورکوٹ	۳۶	۲۵	۷۵	چک ۱۱	۲۲	۲۶
۹۱	باب اوپور (روہ)	۳۷	۳۰	۷۶	عمودہ آباد جیل	۶۰	۲۷
۹۳	بیتھ	۳۸	۲۸	۷۷	راجن پور	۶۵	۲۱
۹۵	پور پکانہ	۳۸	۲۴	۷۸	چک ۱۱	۳۲	۲۹
۹۷	چک ۱۱	۷۳	۷	۷۹	بھیرہ	۶۸	۱۷
۹۹	چک ۱۱	۳۰	۲۷	۸۰	کھان کلاں	۶۶	۳۱
۱۰۱	تھریل ڈیم	۱۳	۶۷	۸۱	منڈی پور سدوالہ	۱۵	۶۰
۱۰۳	چک ۱۱	۱۷	۳۹	۸۲	خان پور میانوالی	۲۲	۲۹
۱۰۵	گوٹکی	۲۵	۲۵	۸۳	کوشٹ موٹن	۳۲	۲۳
۱۰۷	ٹوپی سنگھ	۲۳	۲۲	۸۴	ٹوٹنڈی روہال	۲۱	۲۴
۱۰۹	بالاکوٹ	۳۳	۸	۸۵	سنگھ ٹوٹن	۲۳	۷
۱۱۱	رائی پور قلعہ آباد	۳۲	۶	۸۶	چکوال	۳۱	۸
۱۱۳	جیس آباد	۳۷	۷	۸۷	شاہ پورہ	۵	۲۰
۱۱۵	چک ۱۱	۱۹	۱۶	۸۸	چک ۱۱	۲۴	۱۰
۱۱۷	نیر و نالہ	۱۷	۱۷	۸۹	چک ۱۱	۲۳	۱۰
۱۱۹	پورہ	۲۰	۱۳	۹۰	دھیر پور کوٹ موٹن	۱۳	۱۹
۱۲۱	اچھوٹ (مشرقی پشتون)	۲۰	۱۸	۹۱	منڈی سداق آباد	۲۹	۷
۱۲۳	کوٹھی	۶	۲۰	۹۲	یارہ خیار	۱۱	۱۷
۱۲۵	چک ۱۱	۷	۲۳	۹۳	جہاں پور رندھی	۲۷	۷
۱۲۷	چک ۱۱	۹	۱۰	۹۴	کالی منڈھا	۱۱	۸
۱۲۹	بھجات کلاں	۸	۶	۹۵	چک ۱۱	۶	۶
۱۳۱	ٹروا	۳	۷	۹۶	چک ۱۱	۷	۷

یتم و کاروبار
 ملک عبدالحق صاحب ولد کن امین صاحب ساکن لاوالاکوٹ آزاد کشمیر جو پہلے لاہور پر مقیم تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے اگر کسی دوست کو سلام ہو تو دفتر بڑا کوٹ گادفرادیر اگر وہ خودی ایمان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ذات بیت عالم)

دعا کے مغفوت
 خاک رنگ امیر محترم فرید بیگ صاحب نے ۲۳ جون بروز منہ ۱۹۶۲ء کو اپنی ۱۱ ماہ بجا روہ کو فوت ہوئے ہیں، انہماک و انانیت اور اجرت راجا ب روم کے لئے دعا کے مغفوت فرمائیں۔ (مذہب احمدی ازم چکوال)

پاکستان ویسٹرن بوسے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے پینٹنگ ریٹ سربراہ ٹنڈر ترمیم شدہ شہید اولیٰ اہٹ ریٹس کی اسٹیٹ پر زیر دستخطی ۱۳ فروری ۱۹۶۲ء کے ساتھ بارہ بجے دن تک وصول کریں گے۔ ٹنڈر مفردہ فارم پر اس سال کے جائیں جو دفتر ہذا سے درج بالا تاریخ کے ساتھ گیارہ بجے دن تک ایک دوپہہ فی خادم کے حساب سے دستیاب ہونگے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے برسر عام کھلے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا	تعمیراتی لائسنس	ذریعہ جود و ڈیٹیل پے ماسٹر	تعمیل کی
نام	ٹنڈر پینٹنگ	لاہور کے پاس جی کر ای جھانے		دلت

- 1 - سیل شاپ ٹنڈر میں دیئے گئے ۲۰ ٹن کرین دن سے ۱۵۰۰۰ /- ۳۰۰ روپے تین ماہ
- 2 - صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ ٹنڈر دسٹریکشن میں ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں ان کو اپنے سابق تجربہ اور مالی حالت کی اسناد ہرا لاکر ۱۳ فروری ۱۹۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹر کرانے چاہئیں۔
- 3 - مفصل شرائط اور کوالیفکیشن اور ترمیم شدہ شہید اولیٰ اہٹ ریٹس اور ٹنڈر کی پیمائشوں کی پابندی و فہرست میں درج کی جاسکتی ہیں۔ دیہے کے انتظامیہ سے کچھ ایکسٹری ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابندی نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ ۱۳ فروری ۱۹۶۲ء سے تیزی ذریعہ ٹنڈر ڈویژن پینٹنگ ریٹس کے ذریعہ لاہور کے پاس جی کر ای میں ٹھیکیداروں کو پینٹنگ ریٹس پر سے وصولی میں فروغ کون چاہیے کو درود سے نرخ متروک کئے جاسکتے ہیں۔ ٹنڈر دہندہ کو ریٹس کا سوال تمام میراڈ برٹل کے لئے دینا چاہیے اور ان کو چاہیے کہ کام کی اصل قیمت کے بارے میں ٹنڈر دینے سے پیشتر ہوتے کامعائنہ کر کے اطمینان کریں۔
(ڈویژنل پرنسپل ڈپٹی ڈیپو۔ آر لاہور)

فصلیا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل مشائخ کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر ہستی منبرہ روکو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں۔ سیکریٹری مجلس کلاہ (لاہور)

نمبر ۱۶۷۹ میں محمد خاں ولد ریاں صاحب نے اپنے خاں توہم شہری پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیت پیدائشی ساکن ڈیرہ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوہ صوبہ پنجاب بقایا بیوش و خواں بلاجر واکراہ آج تاریخ ۲۸ حب ذی صیبت کو تاپوں سیری جانگرا صاحب ذیل ہے۔ تقدیر تم مبلغ تین ہزار روپے ہے جو تجارت پر لگائی ہے جس سے خود تجارت کرتا ہوں۔ جو کہ والد صاحب زندہ ہیں اس لئے غیر منتقلہ جانگرا کوئی نہیں۔ اس تجارت سے ایک اور ذریعہ سے جو آمدنی ہو اس کا پانچ حصہ کی وصیت عین صدر انجمن محمدیہ پاکستان کرتا ہوں اور میرے گھنے کے بعد جس قدر جانگرا منتقلہ یا غیر منتقلہ ثابت ہوگی اس کے پانچ حصہ کی ملک صدر انجمن محمدیہ پاکستان ہوگی۔

نمبر ۱۶۲۵۳ میں مسعود احمد صاحب ولد مسزکی تاج الدین صاحب قوم جد صاحبینہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سارجنٹ میں پی اے ایف ڈرگ لوڈنگ کراچی بقایا بیوش و خواں بلاجر واکراہ آج تاریخ ۲۰ جون ۱۹۶۲ء حب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جانگرا اس وقت کوئی نہیں ہے۔ جو کہ میرے والد صاحب بفضل خدا وصیت ہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے پورا پورا تنخواہ ملنے دیکھی ہے اس روپے ملتی ہے۔ میں تازیت پورا پورا کاد کا ہو ہی ہوئی ہے۔ خود خزانہ صدر انجمن محمدیہ پاکستان روہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا ہوں تو اس کی اطلاع مجلس کلاہ کو درود دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری وصیت جاری ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر ثبات ہوگی اس کے بھی پانچ حصہ کی ملک صدر انجمن محمدیہ پاکستان رقم یا کوئی جانگرا خواں صدر انجمن محمدیہ پاکستان روہ میں بعد وصیت داخل یا جو اور کے سید حاصل کروں تو اسی رقم یا اسٹیٹ جانگرا وصیت روہ سے سنبھال دی جائے گی فقط ۳ جون ۱۹۶۲ء دس تقبل منٹا انٹ السبیح العظیم۔

نمبر ۱۵۱۱۶ میں امجد بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد خاں قوم جٹ بندیشہ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال۔ تاریخ بیت پیدائشی احمدی ساکن علی پور ڈاکخانہ جرحہ پور ضلع منان صوبہ مغربی پاکستان بقایا بیوش و خواں بلاجر واکراہ آج تاریخ ۲۸ حب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ سیری موجودہ جانگرا حق میر میری ایک ہزار روپے جو میں اپنے خاندان سے وصول کر چکی ہوں موجود ہے۔ زیور ات لائی نہیں۔ جانگرا کے پانچ حصہ کی وصیت عین صدر انجمن محمدیہ پاکستان روہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جانگرا یا آمد زندہ یا پیدا کر دے تو اس کے بھی پانچ حصہ سے یہ وصیت جاری ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جانگرا ثابت ہو اس کے بھی پانچ حصہ سے یہ وصیت

درخواست دعا
میرا والد محترم چند دنوں سے بیمار ہیں۔ دوست دعا فرمائیں۔ نیز درویشان تھانوں کی خدمت میں بھی اتنا س سے کہ دعا فرمائیں کہ امجد بیگم کے ساتھ ساتھ خاں عطا فرما لیں۔ (۲۴) چوہدری محمد حسین صاحب کوٹے گلشن جو کہ نہایت مخلص احمدی ہیں وہ قتل کے مقدمہ میں ناخوہ ہیں۔ برادرگان سلسلہ و اجابت کرام ان کی باعزت بابت کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲۵) سرزاد شریف احمد ایفٹ روزنامہ الفضل سیکریٹری ہال مجلس خدام احمدیہ بدوہلی ضلع سیالکوٹ)

صحت اور توانائی جیکے

ہمیشہ

رافنا

و ناسیتی



استعمال کیجئے

وٹامن ای ڈی سے بھر پور

۱۰۰ پینڈ، ۱۰ پینڈ اور ۳۵ پینڈ کے زولوں میں

فصلیہ لائسنس یافتہ

قبر کے عذاب سے بچو۔ کاد ڈے پیر۔ مفت

عبد اللہ الدین سکندر آباد۔ دکن

اندرون اضلاع میں حلقہ و انتظام کے قیام کے قواعد

جلد جمعہ ہائے احمدیہ کی اکاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ مجلس مشاورت منفقہ مارچ ۱۹۶۱ء میں تجویز علیہ الفاظ ذیل پیش ہوئی تھی۔

”جماعتوں کی برہمنی ہوئی زقار کی وجہ سے ضلع و انتظام کے ماتحت حلقہ دارانہوں کے قیام کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ نیز یہ کہ حلقہ دارانہ امرائے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا ہوگا۔

الف :- حلقہ دارانہ کا حلقہ باجائز صدر انجمن احمدیہ منظور ہو گیا وقت کم از کم چھ جماعتوں پر مشتمل ہوگا۔ اور انتخاب امیر حلقہ امیر ضلع یا اس کے خاص نمائندہ کی زیر نگرانی ہوگا۔

ب :- اس حلقہ دارانہ کی مجلس انتخاب کے مندرجہ ذیل جمبران ہونگے
 ۱۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس حلقہ امارت میں رہتے ہیں۔
 ۲۔ اس حلقہ امارت کی ہر ایک (انجمن) کا پریذیڈنٹ۔ سیکریٹری ممال اور سیکریٹری اضلاع دارانہ جمبران ہوگا۔

نوٹ :- صحابہ بوجہ معذوری اپنی ذمہ داریوں کی طور پر صدر کے پاس بھیجنے کے مجاز ہوں گے۔ اس تجویز پر سب کمیٹی مجلس مشاورت نے تحریکی سفارشی کی تھی۔ جس میں جس ضلع میں حلقہ دارانہ قیام کوئی مناسب اور ضروری ہوں۔ اصولی طور پر وہاں حلقہ دارانہ قیام کیا جائے اور اس کے متعلق قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ ترتیب دے اور نافذ کرے اور کہ یہ سب کمیٹی حلقہ دارانہ قیام کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے۔

یہ سفارشی مجلس مشاورت میں پیش ہو کر منظور ہوئی۔ مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان بدھنے اپنے ریفریویشن کے قیام کے ذریعہ اندرون اضلاع میں حلقہ دارانہ قیام کے لئے مندرجہ قواعد منظور فرمائے ہیں۔

۱۔ جائز ہوگا کہ اضلاع کے اندر جہاں ضرورت محسوس ہو امیر متعلقہ ضلع یا مرکز کی تجویز پر منظور ہو گیا وقت کم از کم چھ جماعتوں پر مشتمل ہوگا۔

۲۔ حلقہ امارت کا دائرہ حسب حالات مرکز مقرر کرے گا۔ جو کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ دس انجمنوں پر مشتمل ہوگا۔

۳۔ امرائے حلقہ کا انتخاب حلقہ متعلقہ میں واقع مقامی جماعتوں کے امرائے اور صدر صاحبان اپنے سے متفقہ طور پر کثرت داتے سے دو بھی ہو سکتے ہیں۔

۴۔ امرائے حلقہ کے انتخاب کی آخری منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حاصل کی جانی ضروری ہوگی۔

۵۔ حلقہ دارانہ امرائے انتخاب متعلقہ اضلاع کے امیر کی زیر صدارت ہوگا جس میں حالات میں مرکز صدر مقرر کرے گا (ناظر اعلیٰ)

نوٹ :- افضل سربہ سوات میں جو ضلع قائم ہوا ہے اسے مندرجہ قواعد کی تعمیل سے وہ ضلع قائم ہوگا ہے۔

فضل عمر جو نیر ماٹل سکول بوبہ کی سالانہ کھیلوں کی تقریب

حضرت اب اسرار کے بیگم صاحبہ نے طلبہ اعلیٰ نے تقسیم فرمائے مورخہ یکم فروری ۱۹۶۲ء کو فضل عمر جو نیر ماٹل سکول بوبہ کی سالانہ کھیلوں کی تقریب برپائی۔ جس میں سکول کے بچوں اور بچیوں نے حصہ لیا اور نہایت عمدہ کھیلوں کا مظاہرہ کیا۔

حضرت ربیہ ام مین صاحبہ صدر بچہ امارہ انڈسٹری نے کھیلوں کا افتتاح کرتے ہوئے قیمتی نصائح سے نوازا جس کے بعد ترائے کھیلے مارچ پائس کیا گیا۔ کھیلوں کے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے طلبہ اعلیٰ نے اپنے دست مبارک سے بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور اس طرح یہ تقریب نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ (نامہ نکاح)

تعمیر مسجد محلہ دارالرحمت وسطی بوبہ

جیسا کہ پچھلے ہی اعلان کیا جا چکا ہے۔ محلہ دارالرحمت وسطی وسعت کے مدنظر اس محل میں اب متعلق مسجد کی تعمیر کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے لہذا محلہ کے تمام اہالیان جو بوبہ میں موجود ہیں یا باہر کاروبار وغیرہ کے سلسلہ میں رہتے ہیں کی خدمت میں التماس ہے کہ خدا تعالیٰ کے اسی گھر کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ جتنی جلد ممکن ہو کام شروع ہو سکے تاکہ تعمیل کیے۔

اکثر دوستوں کو فرما کر ان کے لئے رسالے ارسال کئے جا چکے ہیں اب بذریعہ اعلان ہذا بھی درخواست ہے کہ دوست جلد سے جلد اس کا خیر کر لیں۔ چند ہزار فرما کر خدا شہد ماجد ہوں۔ ایک توجہ دوست جو ہدیہ یا مہینہ صاحب نے بفضلہ تعالیٰ تین صد روپے چندہ دیا ہے مکرم مرزا محمد عثمان صاحب نے ۱۶۰ روپے کا عمدہ فرمایا ہے اور ایک شہر فرودش دوست منظور احمد صاحب نے ڈیڑھ صد چندہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے ان کے مال اور اخلاص میں برکت دے دوسرے اوسوہ حال اور خیر احباب کو بھی ان سے بڑھ چڑھ کر خاندان کی تعمیر میں حصہ لینے کی توجہ عطا فرمائے آمین۔ (خاکر رحمتی ضلع صدر دارالرحمت وسطی بوبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرغیوں کا ٹیکہ
 موسم میں تبدیلی ہونے کی وجہ سے مرغیوں میں مرضی لانی کیت کے پھیلنے کا زیادہ خطرہ ہے جس کا روک تھام کے علاوہ اور بوبہ میں بھی مرضی لانی کو روک دینا ہے۔ اس لئے تازہ ٹیکہ کی دوائی منگوانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

مورخہ ۲۳ بروز جمعہ صبح ۸ بجے بوبہ میں ٹیکے کے جائیں گے۔ دو ماہ سے اوپر سب مرغیوں کو ٹیکہ لگوائیں۔ احباب کے بھرتی اصرار پر تین ماہ کے بعد دوائی منگوائی گئی ہے۔

(خاکر رحمتی دارالرحمت غری بوبہ)

جانوروں کے تھلک بھارہ کا موسم شروع ہو چکا ہے

اکہ بھارہ (کیر) کے ایک ٹیکہ سے بھلائی لانی بھارہ پندرہ منٹ میں غائب ہو جاتا ہے۔ ہر بھارہ کے بعد اس کو دوا کرنا نہایت ضروری ہے۔ ایک منٹ کے بعد بھارہ بھارہ کا ٹیکہ لگوانا بہت ہی ٹیکہ ہے۔ تین دنوں کے بعد دوا کرنا چاہئے۔ دوا کرنا چاہئے۔ دوا کرنا چاہئے۔ دوا کرنا چاہئے۔

میں ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھ کی مشورہ سے (بھارہ بھارہ)

حربان

سوکھ بھارہ کا سیاب دوا
 دور پے
 بچوں کی چونڈلی
 دستوں کو روکنے کی پینٹ دوا
 ایک ٹیکہ
 طلوع اکیر
 زندگی اور حیات کا بچہ
 دور پے
 حب شیخوخت
 ایک روپیہ

حکیم نظام جان امینڈ منتر گورالو

فروغی

۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۱ء تک
 طبی دنیا کی یہ دوا عمدہ بارہ سال سے
 کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔
 ہزاروں مریضوں کو شفا دے چکا ہے۔
 ہر بیمار کو شفا دینے کے لئے یہ دوا
 جملہ شکایات کو دوری خواہ کسی بھی
 صحت مند دوا کے ساتھ لگوانا
 پیشاب کی کثرت، چہرہ کی زردی اور عام جسمانی کمزوری
 کا بھاری بھاری ٹیکہ زود اثر و مستعمل علاج۔
 محلہ کوکس چار روپیہ

بھارہ بھارہ بھارہ بھارہ

مفت

ہر مریض کو شفا دینے کے لئے یہ دوا
 کارڈ آف ضرورت ہے۔ ادارہ ہومیو پیتھ

رجسٹرڈ ڈاکٹر ۵۲۵۲

بھارہ بھارہ (بھارہ بھارہ) دوا خانہ حضرت سنی رجب ٹر بوبہ سے طلب کریں۔ قیمت مکمل کو رس انیس سو پچیس